Trumpet Major
Thomas Hardy

ھارڈی
ٹرمپٹ میجر

سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com
Internet Archive
https://archive.org/details/@irfan_irfan

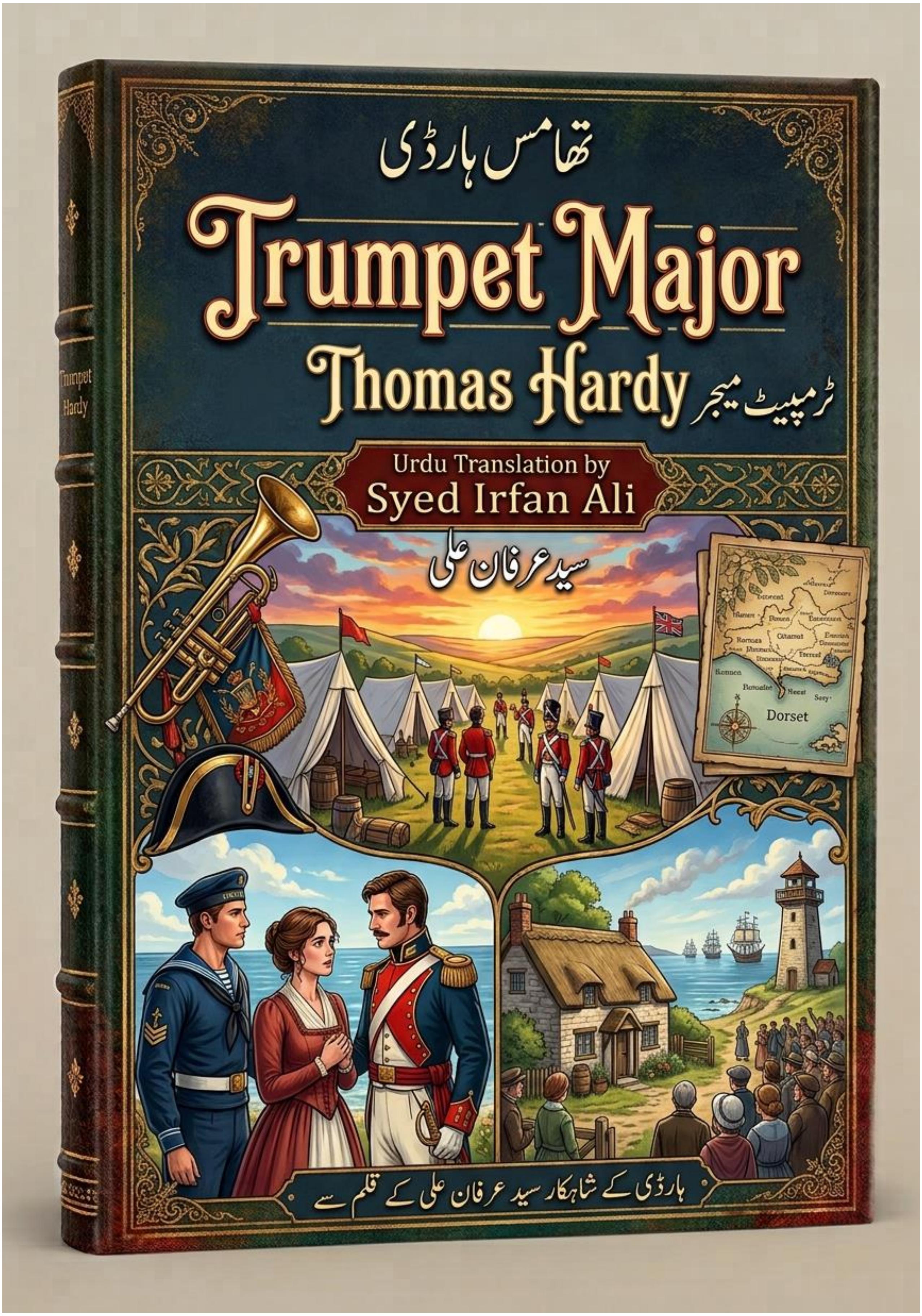
تھامس ہارڈی
Trumpet Major
Thomas Hardy
ٹرمپیٹ میجر
Urdu Translation by
Syed Irfan Ali
سید عرفان علی
Dorset
ہارڈی کے شاہکار سید عرفان علی کے قلم سے

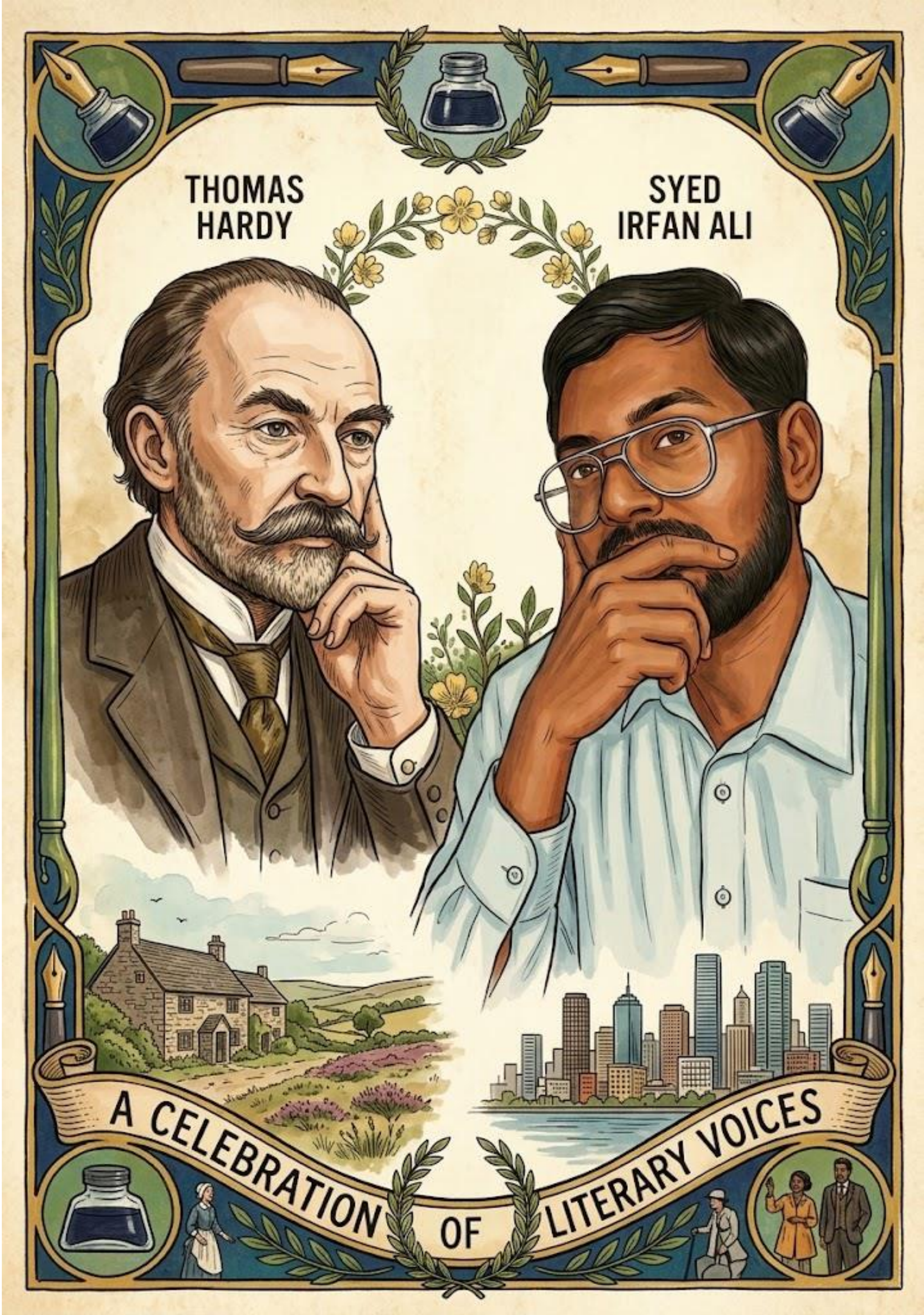

تھامس ہارڈی   سید عرفان علی

تاریخ ساز ادب کا سفر تھامس ہارڈی تک پہنچ گیا

ٹرمپٹ میجر

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے
The Medieval Period 455 -1485
Old English (O.E) or Anglo-Saxon Period 450-1066 Beowulf
Middle English Period 1066-1500
The Age of Chaucer 1350-1400
The Renaissance / Reformation 1485-1660
Early Tudor Period 1485-1558
The Elizabethan Age 1558-1603
The Jacobean Age 1603-1625
The Caroline Age 1625-1649
Neo-classical Period 1660-1798
Commonwealth Age / Puritan Age / Age of Milton 1649-1660 John Milton Paradise Lost 1658-1664 Andrew Marvell 1681 To His Coy Mistress
The Restoration Period or The Age of Dryden 1660-1700 John Dryden William Congreve 1693-1700 John Bunyan - The Pilgrim's Progress - 1678
Augustan Age / Age of Pope 1700-1745 Alexander Pope The Rape of the Lock 1712 Dr. Jonathan Swift Gulliver's Travels 1726 Daniel Defoe 1719-1724 Joseph Addison 1705- 1714 Richard Steele 1701 -1722
Age of sensibility / Age of Johnson 1745-1798 Dr. Samuel Johnson 1749- 1781

Henry Fielding 1730-1750
Samuel Richardson 1740-1753

The Romantic Period1785-1830 or 1800-1850

Coleridge,
Blake,
Keats,
Shelley
Prometheus Unbound 1820
Lyrical drama by Percy Bysshe Shelle

Regency era 1811-1820

Jane Austen,
Sir Walter Scott,

Gothic writings1790-1890

Ann Radcliffe,
Bram Stoker in Britain.
In America, Gothic writers include
Poe and
Hawthorne.

The Victorian Period 1832-1901

George Eliot 1859-1876
Elizabeth Browning,
Alfred Lord Tennyson,
Matthew Arnold,
Robert Browning,
Charles Dickens,
Brontë sisters 1846-1857
Thomas Hardy 1871-1891

1880

ٹرمپٹ میجر

Robert Louis Stevenson 1883- 1894
Rudyard Kipling 1894-1902

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

Thomas Hardy

Desperate Remedies Urdu Translation	(1871)
Under the Greenwood Tree Urdu Translation	(1872)
A Pair of Blue Eyes Urdu Translation	(1873)
Far From the Madding Crowd Urdu Translation	(1874)
The Hand of Ethelberta Urdu Translation	(1876)
The Return of the Native Urdu Translation	(1878)
The Trumpet-Major Urdu Translation	(1880)
A Laodicean Urdu Translation	(1881)
Two on a Tower Urdu Translation	(1882)
The Mayor of Casterbridge Urdu Translation	(1886)
The Woodlanders Urdu Translation	(1887)
Tess of the D'Urbervilles Urdu Translation	(1891)
The Well-Beloved Urdu Translation	(1892)
Jude the Obscure Urdu Translation	(1895)
Thomas Hard Poetry Urdu Translation	

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گوگل ڈرائیو میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

The Trumpet-Major
John Loveday
Robert Loveday
Festus Derriman
Anne Garland
Squire Derriman.
Matilda Johnson.
Miller Garland.
Mrs. Garland.

ناول کے کردار

مرکزی کردار۔ خوبصورت لڑکی	این	Anne Garland
این کی بیوہ ماں	مارتھا	Martha
چکی کا مالک۔ بیوی فوت ہو چکی ہے	لوڈے	Mr. Loveday
Mr. Loveday کا بڑا بیٹا۔ فوج میں ٹرمپٹ میجر۔ مخلص سچی محبت کرنے والا	جان	John
Mr. Loveday کا چھوٹا بیٹا۔ فلرٹ اور غیر سنجیدہ	رابرٹ	Bob/Robert
علاقے کا نوجوان۔ این سے شادی کا خواہشمند	فیس ٹس	Festus Derriman
درحقیقت جان اسکا بھائی رابرٹ اور فیس ٹس تینوں ہی این سے شادی کے خواہش مند ہیں۔		

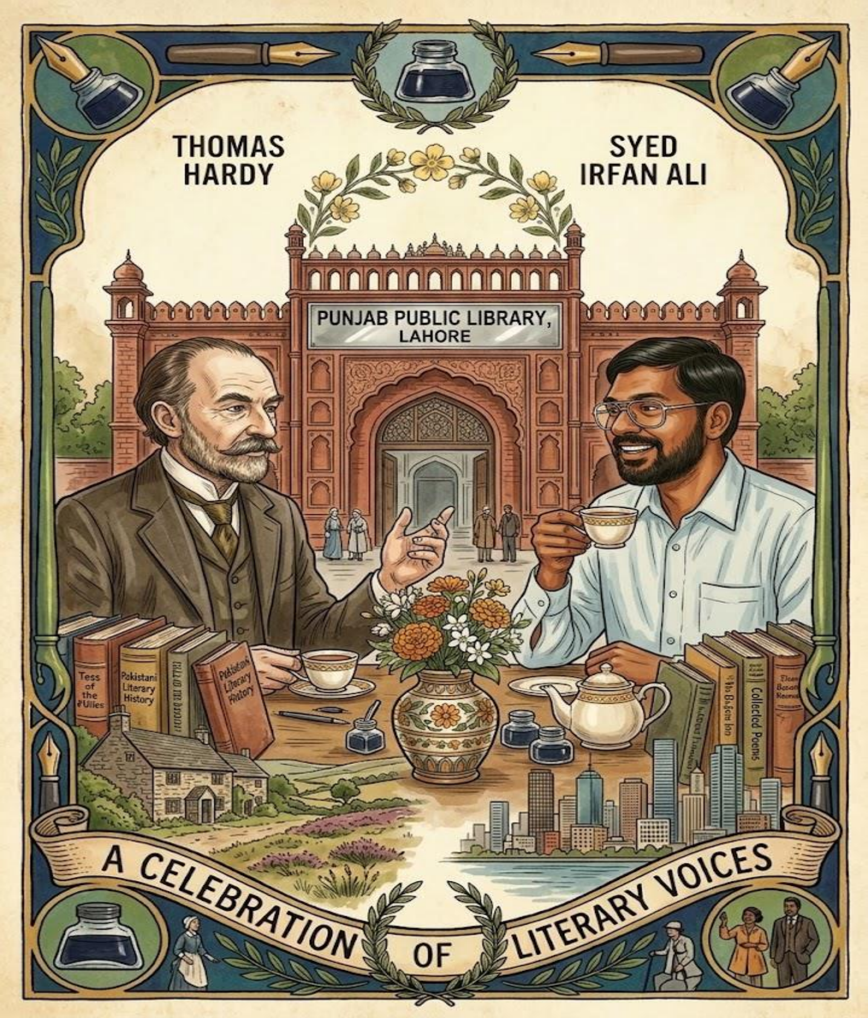

ٹامس ہارڈی ٹرمپٹ میجر

نپولین کی جنگوں کے دور 1804 میں برطانیہ اور فرانس کے درمیان جنگ جاری ہے۔

لیکن یہ جنگ یورپ کے دوسرے ممالک اور سمندر میں لڑی جارہی تھی۔

جنوبی انگلینڈ کے لوگ ہمیشہ فکر مند رہتے کہ فرانس کی فوج کسی بھی وقت ان پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔

اور اس Wessex نامی علاقے کے چھوٹے سے قصبے Overcombe میں Martha اور اس کی بیٹی این، مل ہاؤس میں رہائش پذیر تھیں۔ سمندر کے قریب واقع بڑے اور خوبصورت شہر بڈ متھ، جہاں بادشاہ جارج سوئم گرمیوں میں رہائش پسند کرتا، کے نزدیک ان کا علاقہ تھا۔

Martha بیوہ ہونے کی وجہ سے چکی میں واقع گھر میں رہتی تھی۔ ماں بیٹی دونوں خوبصورت اور خاندانی مگر اب حالات خراب تھے۔ ایک حصے میں مالک Loveday رہتے تو دوسرے میں ماں بیٹی۔ Mr. Loveday کی بیوی فوت ہو چکی تھی۔ دو بیٹے تھے۔ بڑا بیٹا جون، ڈریگن رجمنٹ میں ٹرمپٹ میجر تھا۔ جبکہ چھوٹا بیٹا رابرٹ ایک تجارتی جہاز کا ملازم۔

این، خوبصورت بالوں والی حسین لڑکی موسم گرما کے سہانے دن اوپر کی منزل میں واقع اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر کا نظارہ کر رہی تھی۔ پانی آہستگی سے حرکت کرتا ہوا چکی کے پروں کو حرکت دیتا تو اس کے گھومنے سے مسلسل آواز پیدا ہوتی۔ دور بلند و بالا پہاڑی پر گھاس کھاتی ہوئی بھیڑیں۔ سورج کی سہانی دھوپ کے نیچے ہر چیز پر سکون تھی۔

اسی وقت این کو بہت سے باجے بجتے ہوئے سنائی دیے۔ پہلے دو سپاہی اپنے گھوڑوں پر سوار پہاڑی پر نظر آئے۔ اور تھوڑی دیر بعد ہی پہاڑی فوجیوں اور ان کے دوسرے سامان سے بھر گئی۔ این نے اپنی امی کو یہ منظر دکھانے کے لیے بلایا تو وہ فوجیوں کو دیکھ کر سخت پریشانی میں بولی کہ کیا فرانسیسی ہم پر حملہ آور ہو چکے ہیں۔ این نے ہنستے ہوئے ماں کو بتایا کہ نہیں یہ ہمارے اپنے برطانوی فوجی ہیں جو پہاڑی پر رہائش رکھیں گے۔

شام کو Loveday ماں بیٹی سے ان کے کمرے میں بیٹھ کر بتا رہے تھے کہ جو فوجی پہاڑیوں پر رہائش پذیر ہوئے ہیں ان میں میرا بیٹا جون بھی شامل ہے۔ اسے شروع سے ہی فوجی بننے کا شوق تھا۔ گیارہ سال پہلے فوجی بن گیا اور اب ٹرمپٹ میجر ہے۔ پانچ سال بعد مجھ سے ملنے آرہا ہے۔ میں نے رات کے کھانے اور دعوت کا اہتمام کیا ہے

جس میں کچھ میرے اور کچھ اس کے دوست شرکت کریں گے۔ آپ دونوں کو بھی شرکت کی دعوت ہے۔ ماں نے خوشی سے دعوت قبول کرتے ہوئے کہا کہ وہ دونوں ضرور آئیں گے۔

دوسرے دن رات کے وقت ماں بیٹی نے گھر کے دوسرے حصے سے مہمانوں کی آوازیں سنیں۔ Lovedayماں بیٹی کے پاس آئے اور دوبارہ دعوت میں شریک ہونے کا کہا۔ جب وہ تیار ہو کر دعوت میں پہنچیں تو جون نے اپنے دوستوں کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے ان کا استقبال کیا۔ جون نے جب آخری مرتبہ این کو دیکھا تھا تو وہ چھوٹی تھی مگر اب ایک خوبصورت حسین لڑکی اس کے سامنے موجود تھی جو اسے بہت اچھی لگی۔

کھانے کی میز پر بہت سے مہمان موجود تھے جو جنگ وغیرہ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے لیکن جون نے ان کی گفتگو میں حصہ نہ لیا۔

این نے جون سے اس کے بھائی رابرٹ کے بارے میں دریافت کیا تو جواب آیا کہ بحری جہاز میں ملازمت کر رہا ہے۔ صحت مند بھی ہے اور محبت میں بھی مصروف۔ این نے پوچھا کہ کس سے محبت کر رہا ہے تو جواب آیا کہ جب دیکھو کسی نہ کسی سے دل لگایا ہوا ہوتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے اس کے لہجے میں اداسی اور افسوس تھا۔

کچھ دیر بعد باہر سے تیز آوازیں آنا شروع ہوئیں اور پھر ایک لمبا چوڑا نوجوان اندر داخل ہوا۔ سرخ بال اور Yeoman کا لباس پہنے ہوئے۔ کہنے لگا کہ باہر سے گزر رہا تھا تو یہاں سے لوگوں کے ہنسنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سنیں تو آپ کی دعوت میں شامل ہونے آ گیا۔ Loveday نے کہا کہ آپ کو جانتا ہوں۔ ڈیری مین کے آپ بیٹے ہیں مگر زیادہ کسان کے لباس میں ہی دیکھتا ہوں، اس لیے فیس ٹس آپ کو نہ پہچان سکا۔ فیس ٹس کو کسانوں کا لباس سن کر شدید غصہ چڑھ گیا اور کہا کہ وہ لباس آپ نے میرے والد کو پہنے ہوئے دیکھا ہو گا۔ یہ بات سن کر تمام مہمان ہنسنے لگے۔

Loveday نے کہا کہ میں تو آپ کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ بیٹھیں اور دعوت میں شریک ہوں۔ کیا آپ اپنے انکل کے ساتھ oxwell Hall میں رہائش پذیر ہیں۔ جواب آیا کہ نہیں، میں کاسٹر برج میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہتا ہوں۔ مگر آج شام اس احمق بوڑھے سے ملاقات ضرور ہوئی تھی۔ اپنی تمام دولت چھپائے رکھتا ہے۔ نہ مجھے دیتا ہے نہ خرچ کرتا ہے۔ پھر اس کی نظر جون اور این پر پڑی۔ اچھا تو تم واپس آ گئے ہو۔ اور کیا یہ مسز مارتھا کی بیٹی ہے۔ این تم مجھے یاد ہو۔ میرا نام فیس ٹس ہے اور جنگ کے دنوں میں لوگوں کی حفاظت کرنا میرا پیشہ۔

این نے جواب دیا کہ میں آپ اور آپ کے انکل کو جانتی ہوں۔

فیس ٹس نے کہا کہ ہاں ہر کوئی مجھے جانتا ہے اور تمہیں کاسٹر برج میں منعقد ہونے والی ہماری پارٹی میں ضرور شرکت کرنی چاہیے۔ یہاں اس دعوت میں تو معمولی لوگ جمع ہیں مگر وہاں مجھ جیسے اعلی خاندان کے لوگ شرکت کرتے ہیں۔ این نے غصے میں کہا کہ ڈیری مین کے ہمسائے اور دوست یہاں پر موجود ہیں۔ آپ کو ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ فیس ٹس نے جواب دیا آپ بہت اچھی ہیں، میں معذرت چاہتا ہوں۔ جس کے بعد وہ اپنے پیشے اور بہادری کی تعریف کرتا رہا۔ جبکہ اصل بہادر سپاہی جو وہاں موجود تھے اس کی باتیں خاموشی سے سنتے رہے اور مسکراتے رہے۔ پھر اس نے سب کو خدا حافظ کہا کہ رات ہو رہی ہے اور مجھے کاسٹر برج پہنچنا ہے۔ اس کے جانے کے بعد تمام بہادر سپاہی ہنستے رہے۔ اسے جب بے وقوف کہا گیا تو آواز آئی کہ احمق تو ہے مگر اپنے انکل کی دولت سے ایک دن بہت امیر ہو جائے گا۔

بوڑھا بینجمن ڈیری مین بہت دولت مند تھا۔ بیوی فوت ہو چکی تھی اور بڑے گھر میں اپنے ملازم کے ساتھ رہتا۔ پیسوں کی بچت کرتے ہوئے اپنے گھر کی مرمت بالکل نہ کراتا۔ Oxwell Hall میں اس کی رہائش تھی۔ Overcombe Village سے ایک میل دور۔ ہر ہفتے Budmouth سے ایک ہفتے پرانا اخبار اسے موصول ہوتا۔ اس علاقے کا واحد اخبار مگر پرانی خبروں والا۔ این ہر ہفتے اس سے ملاقات کرنے آتی اور واپسی میں اخبار مانگتی جسے پڑھنے کا اسے اور اس کی ماں کو بہت شوق تھا۔ بوڑھا ڈیری مین کہتا کہ آنکھوں کے تھکے ہونے کی وجہ سے میں اسے نہیں پڑھ سکا۔ اور پھر این اسے خبریں سناتی۔ بہت عرصے سے ہر ہفتے ایسا ہی ہو رہا تھا۔

جب این نے اخبار پڑھنا شروع کیا تو اچانک فیس ٹس وہاں آگیا۔ بوڑھا ڈیری مین اسے دیکھ کر خوف سے کانپنے لگا۔ این نے بھی اسے پسند نہ کیا اور ڈیری مین سے واپس جانے کی اجازت مانگی تو فیس ٹس نے کہا کہ مس این پڑھنا جاری رکھیں۔ میں تو بس جانے والا ہوں۔ لیکن بعد میں این گھر واپس جا رہی تھی تو فیس ٹس نے راستے میں اسے روک لیا۔ کہنے لگا کہ سپاہی بہادر ہوتے ہیں۔ کیا تم سپاہیوں کو پسند کرتی ہو۔ این کو مسکراتا دیکھ کر غصے سے کہا کیا تم میرا مذاق اڑا رہی ہو۔

این نے جواب دیا آپ تو Yeoman ہیں۔ جنگی معرکوں میں شامل ہونا تو سپاہیوں کا کام ہوتا ہے۔

فیس ٹس نے غصے سے کہا مگر بندوق اور تلوار کا استعمال میں بھی جانتا ہوں۔ این نے اپنی ہنسی کو چھپاتے ہوئے کہا آپ درست فرماتے ہیں۔ فیس ٹس غصے میں کہنے لگا کہ تمہاری ہنسی سے لگتا ہے کہ میرا مذاق اڑا رہی ہو۔ این نے

کہا کہ میں اکیلے سفر کرنا چاہتی ہوں تو فیس ٹس نے پوچھا کہ کیا تم مجھ سے کل ملاقات کر سکتی ہو۔ این کا جواب تھا بالکل نہیں۔

اگلے ایک ہفتے ان دونوں کی ملاقات نہ ہوئی۔ پھر ماں کے کہنے پر ڈیری مین کے گھر اخبار لینے گئی۔ راستے میں فیس ٹس اس کا انتظار کر رہا تھا۔ این نے کہا کہ میں نہیں چاہتی کہ لوگ ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھیں۔ فیس ٹس نے غصے سے کہا کہ میرے پیشے کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ مذاق اڑاتے ہیں۔ مجھے بتاؤ کہ میرا انکل اور جون میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ این نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں اور مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ فیس ٹس اس کے پاس سے چلا گیا۔

دو گھنٹے بعد گھر واپسی کے لیے دور کا راستہ اختیار کیا۔ گھر پہنچی تو ماں نے کہا کہ تمہیں واپسی میں دیر ہو گئی تو جواب دیا کہ میں ایک شخص سے ملنا نہیں چاہتی تھی اس لیے دور کے راستے سے واپس آئی ہوں۔ اس کی ماں نے باہر دیکھا تو جون نظر آیا جو اپنے والد سے ملاقات کے لیے آیا تھا۔ ماں نے کہا کہ تم ٹھیک کہہ رہی تھیں۔ مگر جون سے زیادہ دوستی بہتر نہیں۔ مجھے تمہارے دوسرے دوست کے بارے میں بھی علم ہے۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ ایک ہمسائی کی زبانی علم ہوا کہ تم فیس ٹس کے ساتھ اسے نظر آئی تھیں۔ جب یہ بات سن کر بیٹی نے غصے کا اظہار کیا تو ماں نے کہا کہ وہ اچھا انسان ہے اور جلد ہی اپنے انکل کی جائیداد ملنے پر بہت امیر بھی ہو جائے گا۔
Loveday کا گھر اور باغ دو حصوں میں تقسیم تھا۔ کبھی کبھار این باغ کے دوسرے حصے میں موجود جون سے مختصر گفتگو کرتی تو ماں اپنی کھڑکی سے یہ دیکھتی۔ ایک دن بیٹی سے کہا کہ مجھے علم ہو چکا ہے کہ تم فیس ٹس کو پسند نہیں کرتیں۔ اگرچہ وہ بہت دولت مند ہونے والا ہے مگر یہ بات اہمیت نہیں رکھتی۔ میں جان چکی ہوں کہ تمہیں جون اچھا لگتا ہے۔ ہمارے ان لوگوں سے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ پھر مسکراتے ہوئے کہا کہ تمہیں راز کی ایک بات بتاتی ہوں۔ Loveday نے مجھ سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ بیٹی نے حیران ہو کر پوچھا تو امی آپ نے کیا جواب دیا۔ ماں نے کہا کہ ابھی میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تم بتاؤ، تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے۔

دو دن بعد جون، این سے ملا تو بتانے لگا کہ ویسکس میں بادشاہ سلامت تشریف لا رہے ہیں۔ Budmouth میں رہائش رکھیں گے۔ کل شام ہمارے علاقے سے ان کا گزر ہو گا۔ اگر آپ چاہیں تو میرے ساتھ انہیں دیکھنے جا سکتی ہیں۔ این اگرچہ اس کے ساتھ جانا چاہتی تھی مگر سوچا کہ دونوں کو ساتھ دیکھ کر لوگ خیال کریں گے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ جبکہ میں تو ٹرمپٹ میجر سے محبت نہیں کرتی۔

دوسرے دن راستے میں بلند جگہ پر کھڑے ہو کر لوگ بادشاہ جورج کا انتظار کر رہے تھے۔ این کی ماں Loveday کے ساتھ وہاں موجود تھی جبکہ این اپنے گھر میں۔ کچھ دیر بعد جب فیس ٹس گھر کی طرف آتا نظر آیا تو سوچا کہ یہ مجھے ساتھ لے جانے کی دعوت دے گا تو چپکے سے دوسرے راستے سے ہوتے ہوئے اپنی امی جان اور Loveday کے پاس پہنچ گئی۔ جون بھی وہاں پر ہی موجود تھا۔ دونوں جب اکیلے تھے تو جون نے این کی تعریف کی۔ وہ شادی کی خواہش ظاہر کرنا چاہتا تھا مگر منہ سے الفاظ نہ نکل سکے۔ کہنے لگا کہ آپ کی امی جان سے میں نے بات کی تو انہوں نے کہا کہ میں خود آپ سے اس بارے میں بات کروں۔ دوبارہ شادی کی درخواست کرنا چاہی مگر دوبارہ منہ سے الفاظ نہ نکل سکے۔ این سمجھ گئی اور کہا کہ میں تم سے شادی کے بارے میں بات نہیں کر سکتی۔ کچھ دیر بعد وہاں سے بادشاہ سلامت شان و شوکت کے ساتھ گزرے۔ مسز مارتھا نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے بادشاہ کا دیدار کروادیا۔

چند دن بعد Loveday کا دوسرا بیٹا رابرٹ بھی وہاں آگیا۔ تمام لوگ ایک ساتھ جمع ہوئے تو رابرٹ نے مسکراتے ہوئے این کی طرف دیکھا۔ کہنے لگا کہ بچپن میں ہم دونوں ایک ساتھ کھیلتے تھے۔ تنہائی میں خفیہ ملاقاتیں کرتے۔ اور کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں اپنے بال بھی تحفہ کے طور پر دیے تھے۔ اگرچہ وہ بال ابھی بھی این نے اپنے پاس حفاظت سے رکھے ہوئے تھے مگر تمام لوگوں کے سامنے اس بات کا اقرار نہیں کرنا چاہتی تھی تو کہنے لگی کہ مجھے تو ایسی کوئی بات یاد نہیں۔ رابرٹ نے کہا اچھا، تو پھر کسی اور کو دیے ہوں گے۔ یہ کہہ کر دوسروں سے گفتگو کرتے ہوئے بتانے لگا کہ میں سمندر میں مزید کام نہیں کرنا چاہتا۔ اب یہاں پر ہی اپنے ابو جان کے ساتھ رہائش رکھوں گا۔ بلکہ شادی کے لیے بیوی کا بھی انتخاب کر چکا ہوں۔ میٹلڈا سے شادی کروں گا۔ مجھے وہ بہت پسند ہے۔

بعد میں باپ نے بیٹے سے اس کی ہونے والی بیوی کے بارے میں دریافت کیا تو بیٹے نے بتایا کہ دو ہفتے پہلے ہی اس سے ملاقات ہوئی ہے۔ مجھے بہت اچھی لگی۔ اگرچہ مجھے اس کے باپ کے بارے میں کچھ علم نہیں۔ ماں فوت ہو چکی ہے۔ اس کی انتہائی دولت مند آنٹی سے اگلے مہینے ملاقات کرنی ہے۔ اگلے اتوار کو میٹلڈا سے بھی ایک بجے میری کاسٹر برج میں ملاقات ہونی ہے۔

باپ اپنے بیٹے کے لیے فکر مند تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اتنے کم عرصے میں کسی بھی عورت کی شخصیت کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکتا۔

اگلی اتوار کو رابرٹ کے ساتھ میٹلڈا گھر آگئی۔ Loveday اور مسز مارتھا نے اس کا استقبال کیا۔ اس نے گھر کو بہت پسند کیا۔ این نے بھی اس سے ملاقات کی۔ پہاڑیوں سے باجوں کی آواز سن کر Loveday نے مسکرا کر کہا کہ یہ میرے دوسرے بیٹے جون کے سپاہی دوست ہیں۔ میٹلڈا نے قدر پریشان ہوتے ہوئے رابرٹ سے پوچھا کہ تمہارا کوئی دوسرا بھائی بھی ہے، فوجی۔ اس بات کا تم نے کبھی بھی مجھ سے تذکرہ نہیں کیا۔

این بہت اداسی محسوس کر رہی تھی۔ دراصل بچپن رابرٹ کے ساتھ گزارنے کی وجہ سے وہ اس سے محبت کرتی تھی۔

شام کو جون گھر آیا تو اس کا تعارف میٹلڈا سے کروایا گیا۔ صاف دیکھا جا سکتا تھا کہ جون حیران کھڑا ہے جبکہ میٹلڈا کا چہرہ پریشانی کی وجہ سے مرجھا چکا تھا۔ جب کہا کہ میں بیماری محسوس کر رہی ہوں تو رابرٹ نے اسے اس کے کمرے میں پہنچا دیا۔ باپ نے سمجھا کہ طویل سفر کی وجہ سے تھک چکی ہے۔ ترجمہ سید عرفان علی۔ پھر جون سے چائے پینے کا کہا تو اس نے شکریہ کے ساتھ انکار کرتے ہوئے کہا کہ وہ کچھ وقت باغ میں گزارنا چاہتا ہے۔ پریشانی کی حالت میں باغ میں گھومتے ہوئے اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کہ مجھے معاملہ کس طرح سلجھانا چاہیے۔ کچھ دیر بعد رابرٹ نے بتایا کہ میٹلڈا کی طبیعت بہتر ہے۔ اور وہ کچھ دیر کے لیے باہر جا رہا ہے۔ باقی لوگ بھی چاندنی کا نظارہ کرنے باہر آ گئے۔

جب وہ پانی کے پل پر کھڑے ہو کر قدرت کے حسن سے لطف اندوز ہو رہے تھے تو جون خاموشی سے میٹلڈا کے کمرے میں چلا گیا۔ جب اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں جانتی ہوں آپ رابرٹ کے بھائی ہیں تو جون نے کہا کہ تم مجھے بھی جانتی ہو۔ بلکہ تمہارے تعلقات تو میرے بہت سے فوجی دوستوں کے ساتھ بھی رہے ہیں۔ میٹلڈا نے کہا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ لیکن صاف پتہ چل رہا تھا کہ وہ بہت خوفزدہ اور پریشان ہو چکی ہے۔ پھر رونے لگی۔ رات کو جب تمام لوگ اپنے کمروں میں سونے چلے گئے اس وقت تک میٹلڈا نے ان سے ملاقات نہ کی۔ جون رات کے وقت اپنے فوجی کیمپ میں جانے کے بجائے باغ میں ہی موجود رہا۔ تھوڑی دیر بعد تمام گھر کی بتیاں بجھا دی گئیں۔

کچھ دیر کے بعد میٹلڈا اپنے سامان کے ساتھ گھر سے باہر نکلی۔ کچھ دیر دونوں میں گفتگو ہوئی۔ مگر وہاں سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے ان دونوں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہاں کون ہے۔ لگتا ہے کوئی چور ڈاکو ہے۔ میٹلڈا

تیزی کے ساتھ دوبارہ گھر کے اندر چلی گئی۔ جون نے پہچان لیا کہ وہ فیس ٹس ہے تو کہا کہ شور نہ مچاؤ، گھر کے لوگ جاگ جائیں گے۔ یہاں چوری نہیں ہو رہی۔

فیس ٹس نے پوچھا کہ میں نے دو لوگوں کی آوازیں سنی تھیں۔ دوسرا کون تمہارے ساتھ تھا۔ میں جانتا ہوں کہ وہ این ہی ہو گی۔ بے وقوف لڑکی ہے جو میرے بجائے تمہیں پسند کر رہی ہے۔

دوسری صبح جب سب کو علم ہوا کہ میٹلڈا اپنے سامان کے ساتھ جا چکی ہے تو فوری طور پر رابرٹ نے این سے درخواست کی کہ میٹلڈا کو ڈھونڈنے اس کے ساتھ چلے۔ این کے پوچھنے پر جواب دیا کہ مجھے نہیں علم کہ اس نے ایسا کیوں کیا۔ کافی دیر تلاش کرنے کے باوجود وہ نہ ملی تو رابرٹ سمجھ گیا کہ اس کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔ کہنے لگا کہ اگر اسے میری فکر نہیں تو مجھے بھی اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ مشکل راستے سے گزرتے ہوئے این سے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑ لو۔ اس نے ہاتھ آگے کیا تو رابرٹ نے فوری طور پر ہاتھ کو پکڑا اور اپنے ہونٹوں سے اسے چوم لیا۔ این نے حیران ہو کر پوچھا، رابرٹ، یہ تم نے کیا کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔ میٹلڈا سے مجھے محبت تھی اس لیے تم سے محبت نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن تمہارا رویہ ہمیشہ میرے ساتھ بہت اچھا رہا۔ این نے کہا تم میٹلڈا سے محبت کرتے ہو اور مجھ سے نہیں، یہ سن کر مجھے خوشی ہوئی۔ منہ سے تو یہ کہہ دیا مگر در حقیقت وہ رابرٹ سے محبت کر رہی تھی۔ رابرٹ سے نظریں چراتے ہوئے کہا کہ اب مجھے گھر جانا چاہیے۔ پہلے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا اور پھر اپنے بھائی جون سے ملنے اس کے کیمپ میں پہنچ گیا۔ جب اسے بتایا کہ میٹلڈا اسے چھوڑ کر جا چکی ہے تو جون نے جواب دیا کہ مجھے اس چیز کا علم تھا۔ یہ تو خوشی کی خبر ہے۔ بلکہ میں نے تو کل رات اس سے ملاقات بھی کی۔ وہ نہ صرف مجھے جانتی تھی بلکہ میرے بہت سے دوسرے فوجی دوستوں سے بھی اس کے غلط تعلقات تھے۔ اس طرح کی عورت تمہاری بیوی کیسے بن سکتی تھی۔ رابرٹ نے غصے سے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس کے دوسرے لوگوں سے تعلقات کے بارے میں مجھے کیوں بتا رہے ہو۔ مجھے ان لوگوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ اسے تلاش کرنے کے بعد اس سے ہی شادی کروں گا۔

بعد میں جب این اپنے باغ میں بیٹھی تھی تو گھوڑے پر سوار فیس ٹس نے اچھے لہجے میں کہا کہ مس این آپ مجھے مسلسل نظر انداز کر رہی ہیں۔ اور اس کی وجہ میں جان چکا ہوں۔ کل رات میں نے آپ کو اسی جگہ جون کے ساتھ چھپ کر گفتگو کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ این نے کہا کہ یہ جھوٹ ہے اور میں آپ سے مزید بات نہیں کرنا

چاہتی تو فیس ٹس نے غصے سے کہا کہ تم احمق لڑکی ہو۔ میں اس سے بہتر انسان ہوں اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ کہنے کے بعد وہ اپنا گھوڑا موڑ کر چلا گیا۔

این اس کی گفتگو سے پریشان ہو چکی تھی۔ تو کل کوئی لڑکی رات کے وقت اس جگہ جون سے گفتگو کر رہی تھی۔ میں تو تھی نہیں تو وہ کون تھی۔ کہیں میٹلڈا تو نہیں تھی۔ ہاں جون کو دیکھتے ہی اس نے بیماری کا بہانہ بنا دیا تھا۔ شاید وہ اسے پہلے سے ہی جانتی تھی۔ شاید ان دونوں کے آپس میں تعلقات ہوں۔ پچھلے منظر ذہن میں لانے سے اسے اپنا شک یقین میں بدلتا نظر آیا۔ اور جب جون اپنے قریب آتا نظر ایا تو بہت روکھے لہجے میں بات کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

جون اس کے رویے سے پریشان ہوا۔ اپنے والد صاحب کے پاس گیا اور پوچھا کہ کیا این سے آج کوئی بات ہوئی تھی۔ باپ نے جواب دیا کہ میری تو نہیں مگر کچھ دیر پہلے فیس ٹس سے بات ہو رہی تھی۔ یہ سن کر وہ بہت اداس ہو چکا تھا۔ سمجھ گیا کہ فیس ٹس کے بتانے پر کہ میں رات کو اس سے گفتگو کر رہا تھا اب سوچ رہی ہو گی کہ میرے میٹلڈا کے ساتھ تعلقات تھے اور میں رات کو اس کے ساتھ ملاقات کر رہا ہوں گا۔ لیکن میں اسے تمام حالات سے آگاہ کروں گا تا کہ اس کے دل سے سب لوگوں کے لیے ہی شک دور ہو جائے۔

بعد میں رابرٹ اپنی پریشان سوچوں کے ساتھ گاؤں سے تھوڑی دور سنسان جگہ پر جون کے میٹلڈا کے اوپر لگائے گئے الزامات کے بارے میں غور کر رہا تھا۔ ایک طرف تو ذہن کہہ رہا تھا کہ جون میرا دشمن نہیں، جھوٹ کیوں بولے گا تو دوسری طرف میٹلڈا کی محبت اور خوبصورتی اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔ کوئی بھی فیصلہ کرنا مشکل تھا۔ پھر کافی دیر بعد دوبارہ اپنے گھر آ گیا۔ پہلے تو اپنے والد صاحب کو اصل بات سے آگاہ نہ کرنا چاہا مگر پھر ان کا مہربان رویہ دیکھتے ہوئے سب کچھ بتا دیا۔

باپ نے کہا کہ اس غلط لڑکی نے ہمیں برباد کر دینا تھا۔ جون نے بالکل درست قدم اٹھایا۔ رابرٹ نے کہا کہ مجھے اس سے محبت تھی تو جون اور آپ کے درمیان یہ بات خفیہ رہنی چاہیے۔ باپ نے کہا کہ بالکل ایسا ہی ہو گا اور پھر کہا کہ میں مسز مارتھا سے شادی کی خواہش رکھتا ہوں۔ تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے۔ بیٹے نے بہت خوشی کا اظہار کیا لیکن ساتھ ہی یہ بتا دیا کہ وہ دوبارہ سمندر میں ملازمت کے لیے جا رہا ہے تو شاید شادی میں شرکت نہ کر سکے۔ مگر والد صاحب کے اصرار پر شادی میں شرکت کرنے کی حامی بھر لی۔

کچھ دن بعد Loveday اور مسز مارتھا کی شادی ہو گئی۔ جون بھی اپنے فوجی ساتھیوں کے ساتھ اس علاقے سے چلا گیا۔ اگرچہ این اب اس سے بات چیت کرنا نہیں چاہتی تھی مگر اسے اپنے فوجی ساتھیوں کے ساتھ جاتے ہوئے وہ دیکھ رہی تھی۔ بلکہ دور سے فیس ٹس بھی انہیں جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ این سے کہنے لگا کہ دیکھو وہ چلا گیا اب تمہیں مجھ سے محبت کرنی چاہیے۔ جواب تھا کہ ایسا کبھی ممکن نہیں ہو سکتا اور وہاں سے چلی گئی۔ فیس ٹس نے سوچا تو خیال آیا کہ رابرٹ تو اسی گھر میں رہ رہا ہے۔ این کا رویہ میرے ساتھ غلط ہے تو شاید اس سے محبت کر رہی ہو۔ 1805 کے سال میں لوگوں کو فکر تھی کہ ویسکس میں فرانسیسی افواج حملہ آور ہو سکتی ہیں۔ شدید جنگ کے بارے میں سوچا جا رہا تھا۔ رابرٹ نے این سے کہا کہ جون بھی ان جنگوں میں شامل ہو گا۔ اس کی جان بھی جا سکتی ہے۔ این نے لاتعلقی سے جواب دیا کہ جون کا کیوں نام لیا جا رہا ہے۔ جنگ میں تو بہت سے لوگ شہید ہوتے ہیں۔ رابرٹ نے اس کے لاتعلق لہجے کی وجہ سے اسے غور سے دیکھا۔ کہنے لگا کہ میں نے غور کیا ہے کہ میٹلڈا کے آنے کے بعد تم نے مجھ سے نفرت کرنا شروع کر دی۔ این نے جواب دیا کہ بالکل ایسا ہی ہے، مگر نفرت تو تمہیں اس سے کرنی چاہیے تھی جس نے تمہیں میٹلڈا سے جدا کیا۔

رابرٹ ایک طرف تو سچ این کو نہیں بتا سکتا تھا لیکن دوسری طرف اس کی خواہش تھی کہ این، جون کو برا سمجھنا چھوڑ دے۔ پھر اس سلسلے میں اپنے والد صاحب سے بات کی کہ این سمجھ رہی ہے کہ جون اور میٹلڈا کے تعلقات تھے۔ مگر ایک طرف تو ایسا کچھ نہیں تھا اور دوسرے جون، این سے شادی کا بھی خواہش مند تھا۔ باپ سے درخواست کے کے آپ اپنی بیوی کو سب کچھ بتا دیں تا کہ وہ اپنی بیٹی این کو سچائی سے اگاہ کر سکیں۔ ایسا ہی ہوا۔ ماں کی زبانی سچ معلوم ہونے پر این نے جون کو خط لکھا۔ اپنے غلط رویے پر معافی طلب کی۔

رابرٹ نے لفافے میں بند خط کو دیکھا تو سوچنے لگا کہ خط میں کیا تحریر کیا گیا ہو گا۔ کیا این جون سے محبت کرتی ہے۔ کچھ دیر بعد این نے رابرٹ سے کہا کہ آج موسم بہت اچھا ہے اور میں ڈیری مین کے گھر جا رہی ہوں۔ رابرٹ نے جواب دیا کہ میرا ابھی سیر کا ارادہ ہے تو کیا تمہارا خط پوسٹ کر دوں۔ این نے ہاں میں جواب دیا تو وہ خط لے کر چلا گیا۔ ماں نے بیٹی سے پوچھا کہ کس کو خط لکھا ہے۔ بیٹی نے بتایا کہ جون کو سمجھنے میں غلطی کی تو اب اس سے معافی مانگی ہے۔ ماں سمجھدار تھی تو پوچھا کہ کیا تم اس سے محبت کرتی ہو۔ اس سے شادی کی خواہش مند ہو۔ تمہارا خط پڑھنے کے بعد تو وہ ایسا ہی سوچے گا۔ اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ تمہیں احتیاط کرنی چاہیے۔ این یہ سن کر پریشان ہو گئی۔ رابرٹ کو تلاش کیا گیا کہ اسے خط پوسٹ کرنے سے روکا جا سکے مگر وہ تو جا چکا تھا۔

اسی شام فیس ٹس نے راستے میں ایک عورت کو جاتے ہوئے دیکھا تو سلام دعا لینے کے بعد اس کے ساتھ چلنے لگا۔ اپنا تعارف کروایا اور کہنے لگا کہ ہم بہادر لوگ عوام کو فرانسیسی فوجوں کے حملے سے بچاتے ہیں۔ عورت نے جواب دیا کہ میں اداکارہ ہوں اور بڈ متھ کے تھیٹر میں کام کے لیے جارہی ہوں۔ باقی لوگ بھی کل تک وہاں پہنچ جائیں گے۔ اسی دوران جب فیس ٹس کو این اپنے باغ میں نظر آئی تو اس عورت کو چھوڑ کر تیزی سے اس کے پاس پہنچ گیا۔ جیسے ہی این نے اسے قریب آتے دیکھا تو تیزی سے اس سے دور جانے لگی۔ مگر پیچھے کسی چیز کے گرنے کی آواز سن کر رکی، مڑ کر دیکھا تو فیس ٹس بے حس و حرکت زمین پر پڑا ہوا تھا۔ سوچا کہ اس کے ساتھ کوئی حادثہ ہو چکا ہے تیزی سے اس کے پاس آئی تو وہ چھلانگ مار کر کھڑا ہوا اور ہنستے ہوئے کہا کہ اب میں تمہیں پیار کروں گا۔ این نے خوفزدہ ہو کر اپنے گھر کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ رابرٹ نظر آیا تو تیزی سے اس کی طرف گئی اور کچھ دیر بعد رابرٹ اسے اپنے بازوؤں کی حفاظت میں لینے کے بعد پوچھ رہا تھا کہ وہ اتنی پریشان کیوں ہے۔ این نے بتایا کہ ایک آدمی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔ میں اس سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہی تھی۔ مگر فیس ٹس کا نام نہ لیا۔ پھر کہنے لگی کہ میں فرانس کی فوجوں سے بھی خوفزدہ ہوں۔ وہ ہر ایک کو مار ڈالیں گے تمہیں، جون کو اور تمہارے والد کو۔ مجھے اور میری ماں کو بھی۔

رابرٹ نے کہا کہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ہماری بہادر افواج ہر جگہ انہیں شکست دیں گی۔ مگر پھر اس نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سمندر اور بحری جہاز کا مجھے بہت تجربہ ہے۔ مجھے تو اس وقت اپنی افواج کے ساتھ سمندر کے اندر لڑائی میں مصروف ہونا چاہیے تھا۔ پتہ نہیں میں نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ این نے کہا کہ تمہیں وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ بے شمار لوگ پہلے سے ہی وہاں موجود ہیں۔

کچھ دیر بعد اپنے آپ کو اداکارہ کہنے والی وہی عورت Loveday کے گھر کو دور کھڑی ہو کر مسلسل دیکھے جارہی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے بڈ ماؤتھ کی جانب چلنا شروع کر دیا۔

موسم گرما کی ابتدا ہوئی تو بادشاہ جارج اپنے خاندان کے ساتھ دوبارہ بڈ ماؤتھ میں رہائش پذیر ہوا۔ اس کے ساتھ فوجیوں میں جون بھی شامل تھا۔ اپنے گھر آنے کا بھی اسے موقع ملتا رہا۔ اس نے اندازہ لگا لیا کہ این اس کے بھائی رابرٹ سے محبت کر رہی ہے۔ رابرٹ نے بھائی سے کہا کہ مجھے علم ہے کہ تم بھی این سے محبت کرتے ہو۔ بھائی کا جواب تھا کہ میں اسے پسند کرتا ہوں مگر محبت نہیں۔ تمہیں اس سے شادی کر لینی چاہیے۔ مگر یہ سچ نہیں تھا۔ وہ این سے سچی محبت کر رہا تھا مگر اپنے بھائی کے لیے قربانی دے دی۔

بڈماؤتھ میں سمندر کے کنارے ایک دن فیس ٹس کو این اور رابرٹ گھومتے ہوئے نظر آئے۔ اور پھر دیکھا کہ وہی اداکارہ بھی ان دونوں کو مسلسل بہت غور سے اس طرح دیکھ رہی ہے کہ ان لوگوں کو نظر نہ آئے۔ رابرٹ اور این کے جانے کے بعد فیس ٹس اس عورت کے پاس پہنچ گیا۔ اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا پہلے بھی آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ آپ وہی اداکارہ ہیں نا۔ آپ ان دونوں کو بہت غور سے دیکھ رہی تھیں۔ انداز سے محسوس ہو رہا تھا کہ ان سے نفرت کرتی ہیں۔

میٹلڈا نے جواب دیا، ہاں، مجھے یاد ہے کہ آپ سے پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی اور یہ بھی سچ ہے کہ میں ان سے نفرت کرتی ہوں۔ کیا آپ بھی انہیں جانتے ہیں۔

فیس ٹس نے بتادیا کہ میں اس عورت سے شادی کرنا چاہتا تھا مگر وہ عورت اس ادمی کے ساتھ۔ پھر کچھ لوگ وہاں سے گزرتے ہوئے نظر آئے۔ عورت نے فیس ٹس سے کہا کہ ان لوگوں کو دیکھو۔ یہ ایسے لوگوں کی تلاش میں آئے ہیں جو سمندری زندگی اور بحری جہاز کو جانتے ہیں۔ ترجمہ سید عرفان علی۔ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ تو آپ کو چاہیے کہ ان لوگوں کو رابرٹ کے بارے میں بتادیں تاکہ یہ زبردستی اسے یہاں سے لے جائیں۔ فیس ٹس کو تمام بات سمجھ آگئی اور مسکراتے ہوئے عورت کا شکریہ ادا کیا۔ مگر چند منٹ کے بعد ہی عورت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو رونے لگی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ رابرٹ کبھی مجھ سے محبت کرتا تھا تو مجھے اس کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دوسری طرف این اور رابرٹ ایک ہوٹل میں بیٹھے مشروب پی رہے تھے۔ ہوٹل کا مالک رابرٹ اور اس کے سمندری کام سے واقف تھا۔ اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا اور اسے کہا کہ سیاہ ہیر انامی بحری جہاز قریب ہی موجود ہے۔ اسے سمندر سے واقفیت رکھنے والے لوگوں کی ضرورت ہے تو تمہیں تلاش کریں گے۔ آج رات تمہیں احتیاط کرنی چاہیے۔

ایک گھنٹے بعد دونوں واپس اپنے گھر جارہے تھے۔ این نے رابرٹ کو فکر مند دیکھا تو کہا کہ اب تم سمندر میں کام کرنے کے بجائے اپنے والد کے ساتھ ان کی چکی میں کام کرتے ہو تو وہ لوگ تمہیں ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ رابرٹ نے کہا مائی ڈیئر تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر بہت عرصے تک میں سمندر میں ملازمت کرتا رہا۔ لیکن اب میری خواہش ہے کہ دوبارہ اپنے وطن کے لیے سمندر میں جاکر دشمنوں سے لڑائی کروں۔ این روتے ہوئے کہنے لگی کہ

اس کا مطلب ہے تمہیں میرا بالکل بھی خیال نہیں۔ رابرٹ نے کہا کہ مجھے تمہارا بہت خیال ہے بلکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ فکر نہ کرو اب میں تمہارے ساتھ پن چکی میں ہی زندگی گزاروں گا۔

دونوں رات کو گھر واپس آئے۔ این نے سونے کی کوشش کی مگر نیند نہ آ سکی۔ وہ پریشانی میں مبتلا تھی کہ کہیں بحری جہاز سے آئے ہوئے لوگ رابرٹ کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں۔ کھڑکی کھول کر رات کے اندھیرے میں باہر دیکھنے لگی۔ تھوڑی ہی دیر بعد آدمیوں کی آوازیں سنائی دیں جو رابرٹ کے گھر کی طرف آ رہے تھے۔ جب گھر میں اسے موجود نہ پایا تو فوری طور پر ادھر ادھر ڈھونڈنے لگے۔ کچھ دیر بعد انہیں رابرٹ کی ٹوپی مل گئی اور پھر راستے میں این نظر آئی جس نے کہا کہ مجھ سے کیا چاہتے ہو، میں تو ملاح نہیں ہوں۔ وہ لوگ شدید غصے میں وہاں سے چلے گئے اور این اسی جگہ بیٹھ کر سوچنے لگی کہ رابرٹ قریب ہی کہیں چھپا ہوا ہو گا۔ اسے کسی بھی صورت ان لوگوں کے ہاتھ نہیں آنا چاہیے۔

جب واپس گھر پہنچی تو اس کی ماں دروازے پر ہی کھڑی تھی اور تلاش کرنے والے لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ غصے میں کہنے لگے کہ ہم خالی ہاتھ تو واپس نہیں جا سکتے تو اس شخص کو بھول کر اپنا وقت برباد کرنے کے بجائے دوسرے گاؤں میں جا کر کچھ اور لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔ Loveday نے دونوں خواتین کو کہا کہ آپ لوگ جا کر آرام کریں۔ ان لوگوں کی باتوں پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں بے وقوف بنانے کے لیے یہاں سے جانے کی بات کر رہے ہوں۔ اس لیے میں رابرٹ کا انتظار کرتا ہوں۔

این اگرچہ دوبارہ اپنے کمرے میں چلی گئی مگر پریشانی کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ رابرٹ کا انتظار کرتی رہی۔ رات تین بجے تک وہ نہ آیا تو کپڑے تبدیل کر کے نیچے گئی۔ دیکھا کہ Loveday اپنے کمرے میں جا چکے ہیں تو باہر چلی گئی۔ راستے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے رابرٹ کو تلاش کر رہی تھی۔ کسی کے قدموں کی آواز سنی تو پوچھا کہ کیا رابرٹ یہ تم ہو۔ مگر وہ ایک عورت تھی۔ صبح کی ہلکی روشنی میں اس کا چہرہ بہت کمزور لگ رہا تھا۔ بہت تھکی ہوئی اور خوفزدہ بھی تھی۔ این نے اسے پہچانتے ہوئے کہا میٹلڈا، تم اتنی رات کے وقت یہاں کیا کر رہی ہو۔ پریشان لہجے میں اس نے بتایا کہ میں رابرٹ کے لیے سخت پریشان ہوں۔ اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں۔ کیا بحری جہاز سے لوگ اسے تلاش کرتے ہوئے یہاں پر آئے تھے۔ این نے بتایا کہ اس کے گھر میں آئے تھے، مگر انہیں رابرٹ نہ ملا۔ مجھے ڈر ہے کہ اب دوبارہ وہ لوگ آئیں گے، اس لیے رابرٹ کو تلاش کر رہی ہوں۔ میٹلڈا نے کہا کہ میں تمہاری مدد کروں گی۔

کچھ دیر کے بعد رابرٹ انہیں نظر آگیا۔ ترجمہ سید عرفان علی۔ باغ میں موجود لکڑی کے بنے ہوئے بینچ کے قریب وہ گرا ہوا تھا۔ اسے جگانے کی کوشش کی مگر معلوم ہو گیا کہ سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہے۔ اس کی تلاش میں موجود آدمیوں کی آوازیں سنیں تو رابرٹ کو چھپا دیا۔

پندرہ منٹ انتظار کے بعد دوبارہ ان آدمیوں کی آوازیں سنیں جو تلاش کرنے میں ناکام ہونے پر واپس جا رہے تھے۔ میٹلڈا نے کہا کہ اب مجھے بھی رخصت ہونا چاہیے، مگر تم سے درخواست ہے کہ رابرٹ یا اس کے کسی گھر والے کو میرے بارے میں نہ بتایا جائے۔ این واپس گھر گئی۔ بتایا کہ کس جگہ رابرٹ زخمی حالت میں موجود ہے۔ اسے گھر لایا گیا اور چوبیس گھنٹے بعد اس کی حالت بہتر تو ہو گئی مگر ابھی بھی وہ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ این جانتی تھی کہ وہ جنگ میں جانے کا خواہش مند ہے مگر سوچا کہ میں کسی صورت اسے مرنے نہیں دوں گی۔ پوری کوشش کروں گی کہ یہ یہاں پر میرے پاس ہی موجود رہے۔

کچھ ہفتے کے بعد جون اپنے فوجی ساتھیوں کے ساتھ دوبارہ اس علاقے میں تو رہنے آیا مگر اپنے گھر میں قدم نہ رکھا۔ رابرٹ نے سوچنا شروع کیا کہ جون گھر کیوں نہیں آرہا اور پھر بات سمجھ آگئی۔ ستمبر کے مہینے میں بڑ متھ جون سے ملاقات کے لیے گیا۔ اس سے بالکل صاف الفاظ میں بات کی کہ مجھے علم ہے تم این کو پسند کرتے ہو۔ اس سے محبت کرتے ہو۔ جون نے جواب دیا کہ میرا تو اس کے ذہن میں خیال بھی نہیں، بلکہ وہ تمہیں پسند کرتی ہے۔ رابرٹ نے اپنے بھائی سے کہا کہ وہ تمہیں پسند کرتی ہے، بلکہ ہر شخص تمہیں پسند کرتا ہے۔ میرا اصل ٹھکانہ تو سمندر رہے، مجھے وہاں پر ہی رہنا چاہیے تھا۔

پھر ایک دن اچانک رابرٹ ملاح کا لباس پہنے ہوئے آیا۔ این سے کہا کہ تم مجھے معاف کر دینا، ناراض نہ ہونا، اور والد صاحب، اگرچہ میں آپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا لیکن میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بحری جنگی جہاز وکٹری میں شامل ہو کر دشمن کا مقابلہ کروں گا۔ ایڈمیرل نیلسن میرا انتظار کر رہے ہیں۔ کل میں اپنے سفر پر روانہ ہو جاؤں گا۔ یہ خبر سن کر این بہت افسردہ ہو گئی تو اس کی ماں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ فکر نہ کرو وہ جلد ہی واپس آجائے گا۔ کل صبح تمہیں اس سے ملاقات کرنی چاہیے۔ این نے روتے ہوئے کہا کہ میں اس سے ملاقات نہیں کروں گی۔

دوسرے دن گھر سے روانہ ہونے کے بعد پہلے اپنے بھائی جون سے ملاقات کی اور کہنے لگا کہ میں بہت عرصے تک سمندر میں رہوں گا تو تمہیں این سے شادی کر لینی چاہیے۔ لیکن جون نے کہا کہ وہ تمہاری ہے اور میں اس کی

حفاظت کروں گا۔ دونوں بھائی ہی اپنی محبت کی قربانی دیتے ہوئے دوسرے کو شادی کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ پورٹس ماؤتھ روانہ ہو گیا جہاں بحری جہاز وکٹری اس کا انتظار کر رہا تھا۔ بندرگاہ پر فیسٹس بھی دور کھڑا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ وہ بہت خوش تھا کہ اس کے جانے کے بعد اب این سے وہ شادی کر سکے گا۔

تین دن کے بعد جون ایک خط کے ساتھ اپنے گھر آیا۔ خط رابرٹ کا تھا جس میں لکھا تھا کہ جلد ہی دشمن فرانسیسی فوجوں سے مقابلہ کرنے کے لیے وہ سپین روانہ ہو رہے ہیں۔ این نے خط پڑھا اور جون نے اسے بتایا کہ ایڈمرل نیلسن اپنے سپاہیوں کے ساتھ سپین کی افواج کو شکست دے گا جو فرانسیسی فوجوں کا ساتھ دے رہی ہیں۔

رات کو این، رابرٹ اور بحری جہاز وکٹری کے بارے میں سوچتی رہی۔ اسے خیال آیا کہ وہ بحری جہاز تو سپین جاتے ہوئے اس کے قریب موجود سمندر سے گزرے گا تو صبح سمندر کے کنارے ایک بلند چٹان پر پہنچ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہی اسے بحری جہاز وکٹری نظر آگیا جو بہت بڑا تھا اور بہت سی توپیں اس پر نصب تھیں۔ وہ جہاز کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کہ کیا اس وقت رابرٹ بھی میرے بارے میں سوچ رہا ہو گا اور اس چٹان کی طرف دیکھ رہا ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد بحری جہاز اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

1805 کے خزاں کے موسم میں جون کئی مرتبہ اپنے گھر آیا۔ این کی خواہش پر وہ ان اخباروں کو اپنے ساتھ لے کر آتا جن میں سمندری جنگ کے متعلق خبریں ہوتیں۔ نومبر کے مہینے میں جون نے آکر بتایا کہ بحری جہاز وکٹری نے سپین اور فرانس کی فوجوں کو شکست دی ہے۔ لیکن لڑائی بہت شدید تھی اور اس جنگ میں ایڈمرل نیلسن شہید ہو گیا۔ دوسرے کئی اور لوگ بھی شہید ہوئے مگر ان کا نام اخبار میں موجود نہیں ہے۔ بحری جہاز موجود ہے اور پورٹس ماؤتھ میں جلد ہی پہنچ جائے گا۔

گھر میں سب لوگوں کو ہی رابرٹ کی فکر تھی مگر سب سے زیادہ پریشان این تھی۔ نہ رابرٹ کی کوئی خبر آئی نہ ہی اس کی طرف سے خط ملا۔ پھر Jim Cornick نام کا ایک ملاح ان سے ملاقات کے لیے آیا۔ بتایا کہ میں بحری جہاز وکٹری میں رابرٹ کے ساتھ موجود تھا۔ اس کی بھی واپسی ہو چکی ہے، خیریت سے ہے۔ مسکراتے ہوئے بتایا کہ مصروف انسان ہے اس لیے آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ دراصل پورٹس ماؤتھ میں ایک لڑکی کے ساتھ شادی کرنے والا ہے۔ سب لوگوں نے شادی کی خبر سن کر پریشانی سے این کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے میں بہت زیادہ اداسی نظر آرہی تھی۔

مہمان سے اس لڑکی کا نام دریافت کیا تو اس نے Caroline بتایا۔ این کے دوبارہ پوچھنے پر کہ شادی کب کر رہے ہیں جواب آیا کہ یہ تو علم نہیں، مگر بہت جلد۔ این اپنے دل کا حال چھپاتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کرنے کے بعد وہاں سے چلی گئی۔ مہمان کی خاطر تواضع کی گئی اور اس کے جانے کے بعد اوپر سے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ اوپر گئے تو این فرش پر گری ہوئی تھی۔ اسے بستر پر لٹایا گیا اور ماں اس کی تیمارداری کرنے لگی۔ رابرٹ کے والد Loveday کو اس پر سخت غصہ تھا کہ اس بے وقوف انسان کو خط لکھ کر کم از کم این کو تو صحیح صورتحال سے اگاہ کر دینا چاہیے۔

1806 کا سال شروع ہو گیا مگر رابرٹ کا کوئی خط نہ ملا۔ ایک دن باپ نے جون سے کہا کہ این بہت اچھی لڑکی ہے اور اب تمہیں اس سے شادی کر لینی چاہیے۔ لگتا ہے رابرٹ اسے بھول چکا ہے۔ جون نے جواب دیا مگر این کے دل میں تو وہ اب تک موجود ہے۔ پھر اپنے بھائی رابرٹ کو خط لکھ کر پوچھا کہ کیا این کو بھول چکے ہو۔ لیکن اس خط کا بھی رابرٹ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔

پھر موسم بہار کی ایک سہانی صبح جون نے این سے کہا کہ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا تم مجھ سے محبت کر سکتی ہو۔ این نے جواب دیا کہ جون تم بہت اچھے انسان ہو لیکن میری خواہش ہے کہ ہم آئندہ اس موضوع پر بات نہ کریں۔

ایک ہفتے بعد Loveday نے خود این سے بات کرتے ہوئے کہا کہ جون، رابرٹ سے بہتر انسان ہے۔ میری خواہش ہے کہ وہ اپنی فوج کی نوکری چھوڑ کر میرے ساتھ چکی میں کام کرے۔ ترجمہ سید عرفان علی۔ ایک دن یہ سب کچھ اسی کی ملکیت ہو گی۔ تمہارا اس کے بارے میں کیا خیال ہے۔ این یہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی کہ اس سوال کا جواب تو مجھے بھی معلوم نہیں۔ لیکن بعد میں اس بارے میں غور کرتی رہی کہ اگرچہ وہ جون سے محبت نہیں کرتی لیکن وہ حقیقت میں ایک اچھا انسان ہے۔ شاید رابرٹ سے بھی بہتر۔ لیکن کیا میں اسے خوشیاں دے بھی سکوں گی۔

جون کے ساتھ اس کا رویہ پہلے سے زیادہ بہتر ہو گیا اور وہ بھی سوچنے لگا کہ شاید اب این سے شادی ممکن ہو جائے ۔ مگر پھر اسے رابرٹ کا خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ گزشتہ دنوں اسے ایک لڑکی سے محبت ہو گئی تھی لیکن محسوس کر لیا کہ اس لڑکی سے شادی نہیں کرنی چاہیے۔ میں این سے محبت کرتا ہوں اور خواہش ہے کہ اس سے شادی کر لوں۔ اگرچہ میں نے تم سے کہا تھا کہ تمہیں اس سے شادی کر لینی چاہیے لیکن علم ہے کہ تم ایسا نہیں کرو

گے۔ اس وقت تو میں دوبارہ سمندر کے سفر پر جا رہا ہوں لیکن ایک دن واپس گھر آؤں گا اور این سے شادی کر لوں گا۔ برائے مہربانی اسے یہ نہ بتانا کہ میں کسی اور لڑکی سے شادی کرنے والا تھا۔ میری خاطر این کا بہت خیال رکھنا۔

گرمیوں کے بعد خزاں کا اور پھر سردیاں بھی آ پہنچیں۔ رابرٹ کے جہاز کے بارے میں دنیا کے مختلف حصوں سے خبریں موصول ہوتی رہیں۔ پھر ایک دن مختصر خط میں اس نے اطلاع دی کہ وہ پورٹس ماؤتھ پہنچ چکا ہے۔ کئی ہفتے مزید گزر گئے مگر وہ گھر نہیں آیا۔

ایک دن جون، کاسٹر برج کی طرف جا رہا تھا تو اسے این اپنی جانب آتی ہوئی نظر آئی۔ مسکراتے ہوئے جون کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ چلنے لگی۔ پھر کہہ دیا کہ جون ایک دفعہ تم نے کہا تھا کہ تم مجھے خوش رکھو گے اور مجھے شادی کی بھی دعوت دی تھی تو کیا تم مجھ سے شادی کرو گے۔ ترجمہ سید عرفان علی۔ مگر جون نے کہا کہ مجھے ایسی کوئی بات یاد نہیں۔ جب این کو ناراض دیکھا تو آہستگی سے کہا، ہاں مجھے یاد آ رہا ہے۔

این نے کہا کہ میں اب کم عمر لڑکی نہیں ایک عورت ہوں۔ میری عمر زیادہ ہو رہی ہے اور اب میں لوگوں اور زندگی کو سچائی اور حقیقت کے ساتھ دیکھنے کے قابل ہو چکی ہوں۔ اور تمہارے بارے میں بھی میری سوچ تبدیل ہو چکی ہے۔

جون نے پریشانی اور اداس لہجے میں کہا کہ این میں ایک سپاہی ہوں۔ ہمیں اپنی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ ہماری بیویاں تو اکثر بیوہ ہو جاتی ہیں۔ این اس کے دل کے خیالات سمجھ چکی تھی اور کہنے لگی کہ تم خطرات سے نہیں بلکہ رابرٹ کی وجہ سے پریشان ہو۔

جون نے جواب دیا کہ تم نے بالکل درست سمجھا۔ آج ہی مجھے رابرٹ کی طرف سے خط ملا ہے۔ وہ افسر بن چکا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ جلد ہی یہاں پر آ جائے گا اور تمہیں اس سے شادی کرنی چاہیے۔

این نے خط زمین پر پھینکا اور بھاگتی ہوئی چلی گئی۔ سوچ رہی تھی کہ جون کس قدر اچھا انسان ہے کہ اپنے بھائی رابرٹ کے لیے مسلسل قربانیاں دے رہا ہے۔

جون نے رابرٹ کا خط اٹھا کر اپنی جیب میں رکھا۔ واپس اپنے فوجی کیمپ میں پہنچا اور بھائی کو خط کا جواب لکھا کہ اگر این سے شادی کرنا چاہتے ہو تو صاف الفاظ میں بتاؤ۔ ایک اور شخص بھی اس سے شادی کا خواہش مند ہے۔ اور اگر تم نے ہاں نہ کی تو وہ اس سے شادی کر لے گی۔

ایک ہفتے بعد ہی رابرٹ گھر آچکا تھا۔ جون نے اس سے کہا کہ اب تمہیں این سے شادی کر لینی چاہیے۔ اس نے جواب دیا کہ تمہارا خط ملنے کے بعد اسی لیے میں جلدی واپس آیا ہوں۔ ترجمہ سید عرفان علی۔ اس نے دوسرے آدمی کا نام معلوم کرنے کی کوشش کی مگر جون نے کہا کہ یہ بات اہمیت نہیں رکھتی۔ اور تمہارے دوست کی زبانی این کو یہ بھی علم ہو چکا تھا کہ تم Caroline سے شادی کا ارادہ رکھتے ہو۔

رابرٹ نے یہ سن کر پریشان ہو کر کہا کہ پھر تو این مجھ سے ناراض ہو گی۔ اور ابتدا میں ایسا ہی ہوا۔ رابرٹ کی کسی بھی بات کا اچھے طریقے سے این نے جواب نہ دیا۔ مگر جب بھی موقع ملتا تو کھڑکی سے باغ میں موجود رابرٹ کو دیکھتی رہتی۔

1807 کے سال میں بادشاہ جارج دوبارہ Budmouth آیا تو اس کے لیے اتش بازی کا انتظام کیا گیا۔ این اس کی امی جان اور رابرٹ سب چھت سے اتش بازی کا نظارہ کر رہے تھے۔ اچانک رابرٹ نے خاموشی سے اپنا ہاتھ این کے ہاتھ پر رکھا تو فوری طور پر اس کے منہ سے "نہیں" نکل گیا۔ اس کی ماں نے کہا کہ آتش بازی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی فکر نہ کرو۔

این نیچے چلی گئی اور رابرٹ اس کے پیچھے گیا۔ کہنے لگا کہ میں جہاں بھی گیا تم ہمیشہ میرے دل میں موجود رہیں۔ جواب آیا جھوٹ نہ بولو۔ پورٹس ماؤتھ میں تم بہت دن موجود رہے مگر تمہیں میرا خیال نہیں آیا۔ رابرٹ نے جواب دیا، این، ایک آدمی ایک وقت میں دو عورتوں سے بھی محبت کر سکتا ہے۔ میں دنیا میں تمہیں سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ این نے جواب دیا کبھی میں تم سے محبت کرتی تھی مگر اب نہیں کرتی۔ تمہارا رویہ میرے ساتھ بہت غلط رہا ہے۔ رابرٹ بولا مجھے بھی اس چیز کا احساس ہے مگر آئندہ تمہیں کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ جب این نے کہا نہیں میں تمہیں معاف نہیں کر سکتی تو رابرٹ غصے میں وہاں سے جاتے ہوئے بولا تم یہ ضرور سوچنا کہ تمہارا رویہ میرے ساتھ کتنا غلط ہے۔ وہ جا رہا تھا اور این روتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

Loveday اور اس کی ماں نے رونے کی وجہ پوچھی تو جواب دیا رابرٹ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔ پھر بھاگ کر دروازے میں گئی اور اس کا انتظار کرنے لگی۔ جب اسے واپس آتا دیکھا تو خاموشی سے ایک اندھیری جگہ کھڑی ہو گئی۔ رابرٹ واپس آیا۔ اپنے والد اور مسز لوڈے (مسز مارتھا) کو بتانے لگا کہ فیس ٹس کے ساتھ ہوٹل میں تھوڑی دیر شراب نوشی کرتے رہے۔ اس کے پاس پیسے نہیں تھے تو میں نے پیسے دیے۔ اس کے بوڑھے انکل

اسے کوئی رقم نہیں دیں گے مگر وہ کہہ رہا تھا کہ میں تلاش کر ہی لوں گا۔ وہ شادی کرنے والا ہے۔ ایک ایسی عورت سے جو نا امیر ہے اور نہ ہی اس سے محبت کرتا ہے۔ بتا رہا تھا کہ ایک اور عورت سے محبت کرتا تھا مگر اس نے ٹھکرا دیا۔ اس لیے اب دوسری عورت سے شادی کر رہا ہے جو اداکارہ ہے۔

این کے منہ سے نکل گیا اچھا تو "اس" عورت سے۔

رابرٹ کو این کی موجودگی کا احساس ہوا تو اس سے پوچھا کیا تم نے مجھے معاف کر دیا۔ این نے جواب دیا ہاں میں نے تمہیں معاف کر دیا لیکن وعدہ کرو چھ مہینے تک تم میرے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ گے۔ رابرٹ نے فوری طور پر یہ وعدہ کر لیا۔

کچھ مہینے کے بعد بوڑھا ڈیری مین فوت ہو گیا۔ اپنی تمام جائیداد اس نے وصیت میں این کے نام کر دی تھی۔ Budsmouth میں موجود پانچ چھوٹے گھر فیس ٹس کو بھی دیے تھے۔ کچھ دن بعد فیس ٹس نے میٹلڈا سے شادی کر لی۔

جون نے این سے ملاقات کی مگر ماحول اداس تھا۔ این سے کہا وہ جنگ میں شرکت کے لیے سپین جا رہا ہے۔ جواب میں این نے بتایا کہ اس کی رابرٹ سے شادی ہونے والی ہے کیونکہ تم نے تو شادی کے لیے ہاں نہیں کی تھی۔ بلکہ تمہارا فیصلہ درست تھا۔ میں نے تم سے محبت کرنے کی کوشش کی لیکن حقیقت میں میں تم سے محبت نہیں کر سکتی تھی۔ جون مجھے معاف کر دو۔

جون نے کہا کہ میری فکر نہ کرو۔ میں نے تو تمہیں بتایا تھا کہ سپاہی شادی نہیں کرتے۔

خدا حافظ مائی ڈیئر۔

اپنے گھر سے رخصت ہونے کے بعد جون نے انگلینڈ کو بھی چھوڑ دیا۔ سپین میں اس کے بگل نے سپاہیوں کا حوصلہ بلند کیا۔ اور پھر سپین کے ایک سپاہی نے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔

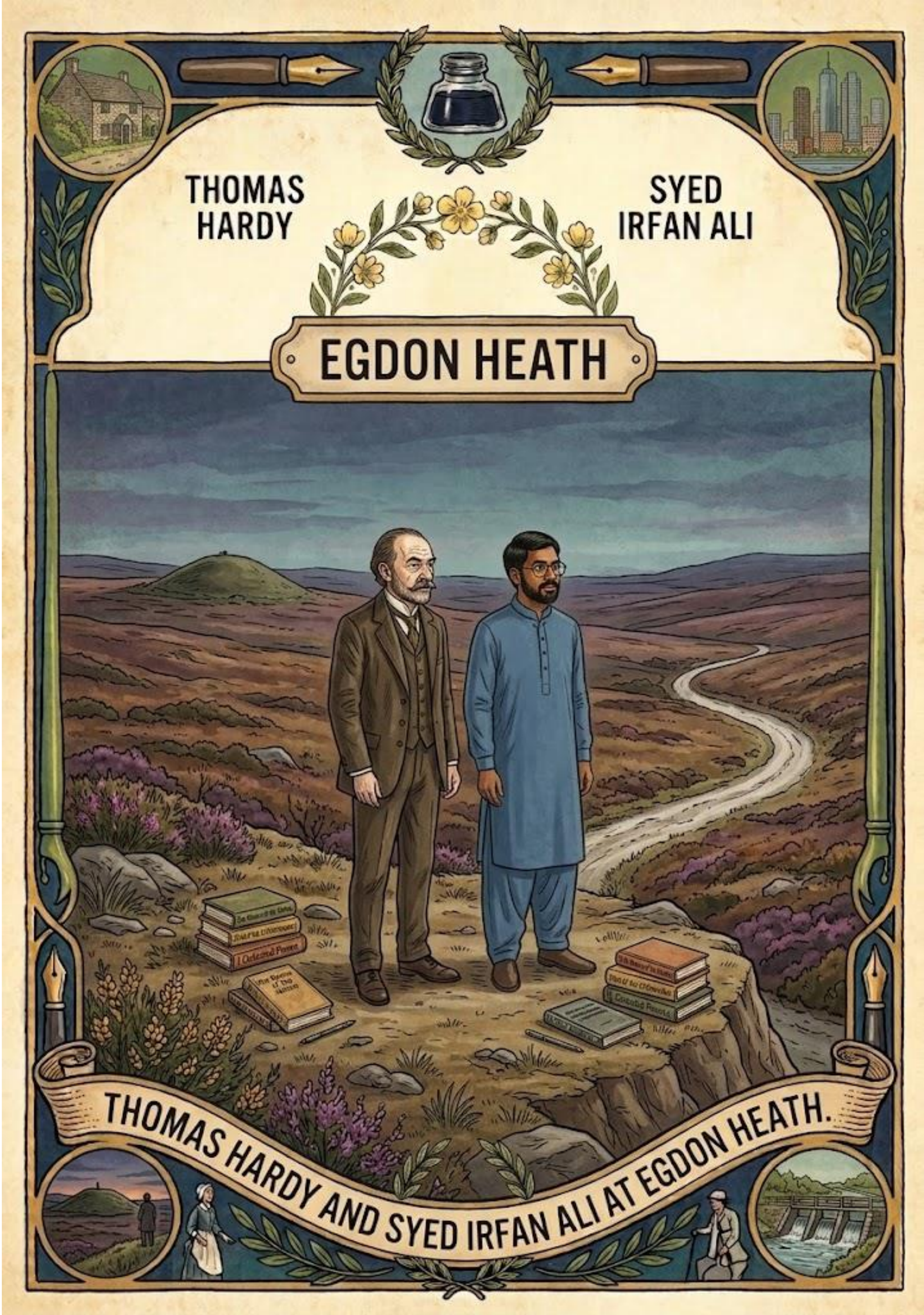

ہارڈی عرفان ایگڈن ہیتھ

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹیس آف دی ڈربرولز

میئر آف کاسٹربرج

ریٹرن آف دی نیٹو

فار فرام دی میڈنگ کراوڈ

انڈر دی گرین ووڈ ٹری   ووڈ لینڈرز

جیوڈ دی اوبسکیور   آ پیئر آف بلیو آئیز

ویل بی لوڈ   ٹرمپٹ میجر

ہارڈی کی عظیم شاعری

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گوگل ڈرائیو میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

سید عرفان علی

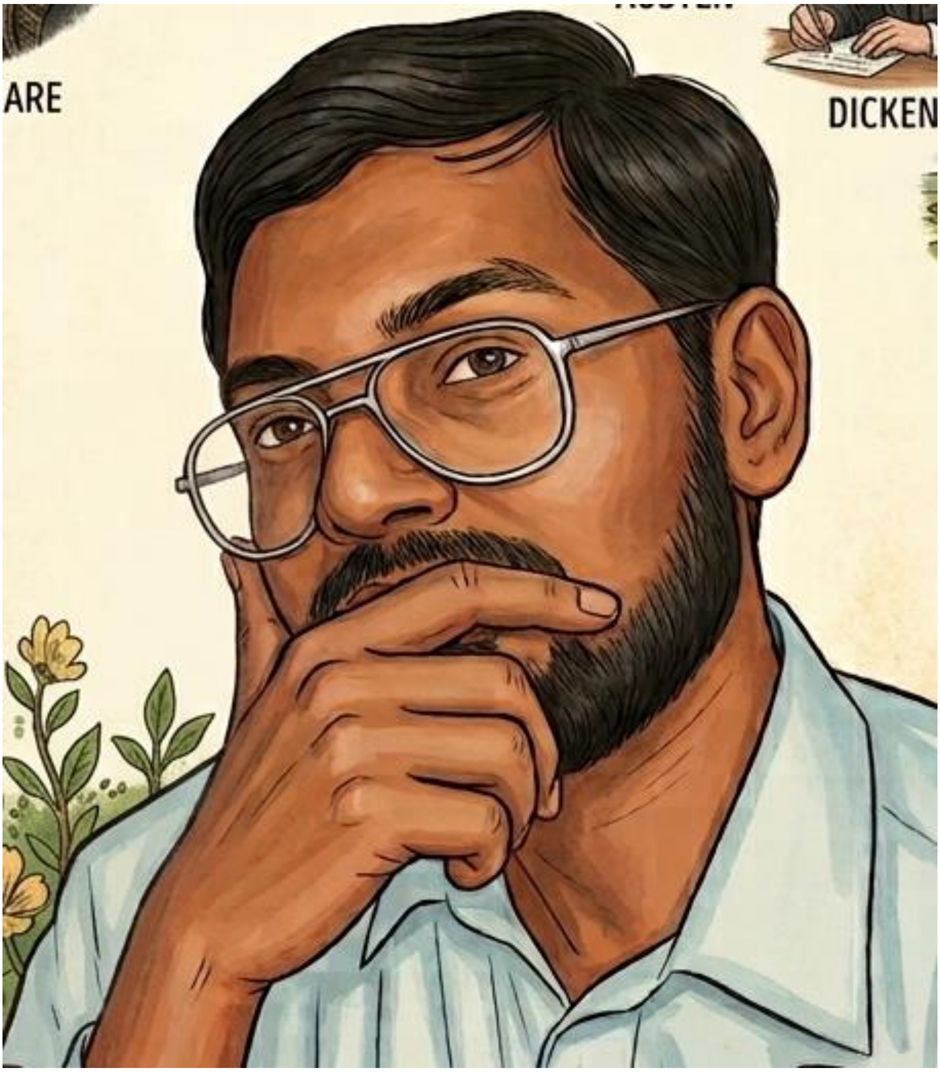

اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

Internet Archive

https://archive.org/details/@irfan_irfan